وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ②

میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرائیے اور جو ایمان لے آئے ان کو یہ خوشخبری سنائیے کہ ان کے رب کے پاس ان کو پورا اجر و مرتبہ[1] ملے گا۔ کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو بلاشبہ صریح جادوگر ہے۔[2] (۲)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ③

بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا[3] وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔[4] اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں[5] ایسا اللہ تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو،[6] کیا تم پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے۔ (۳)

رسالت کا اصل مقصد فوت ہو جاتا' اس لیے کہ انسان اس سے مانوس ہونے کے بجائے وحشت محسوس کرتے۔ دوسرے' ان کے لیے اس کو دیکھنا بھی ممکن نہ ہوتا۔ اور اگر ہم کسی جن یا فرشتے کو انسانی قالب میں بھیجتے تو پھر وہی اعتراض آتا کہ یہ تو ہماری طرح کا ہی انسان ہے۔ اس لیے ان کے اس تعجب میں کوئی معقولیت نہیں ہے۔

(۱) ﴿قَدَمَ صِدْقٍ﴾ کا مطلب' بلند مرتبہ' اجر حسن اور وہ اعمال صالحہ ہیں جو ایک مومن آگے بھیجتا ہے۔

(۲) کافروں کو جب انکار کے لیے کوئی اور بات نہیں سوجھتی تو یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل کر لیتے کہ یہ تو جادوگر ہے۔ نعوذ باللہ۔

(۳) اس کی وضاحت کے لیے دیکھئے سورۂ اعراف آیت ۵۴ کا حاشیہ۔

(۴) یعنی آسمان و زمین کی تخلیق کر کے اس نے ان کو یوں ہی نہیں چھوڑ دیا' بلکہ ساری کائنات کا نظم و تدبیر وہ اس طرح کر رہا ہے کہ کبھی کسی کا آپس میں تصادم نہیں ہوا' ہر چیز اس کے حکم پر اپنے اپنے کام میں مصروف ہے۔

(۵) مشرکین و کفار' جو اصل مخاطب تھے' ان کا عقیدہ تھا کہ یہ بت' جن کی وہ عبادت کرتے تھے' اللہ کے ہاں ان کی شفاعت کریں گے اور ان کو اللہ کے عذاب سے چھڑوائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' وہاں اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کرنے کی اجازت ہی نہیں ہو گی۔ اور یہ اجازت بھی صرف انہی لوگوں کے لیے ہو گی جن کے لیے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔ ﴿وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى﴾ (الأنبياء-۲۸) ﴿لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْضٰى﴾ (النجم-۲۶)

(۶) یعنی ایسا اللہ' جو کائنات کا خالق بھی ہے اور اس کا مدبر و منتظم بھی علاوہ ازیں تمام اختیارات کا بھی کلی طور پر وہی مالک ہے' وہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔